© rasailojaraid.com

زبان کے صوتی حُسن کو برقرار رہنا چاہیے۔ ورنہ سُوئے لہجہ سے ادب کا معنوی جمال برباد ہوجاتا ہے۔ جیسے کوئی شخص غالب اور اقبال کے اشعار کو پنجاب کے دیہاتی لہجے پر پڑھے تو اہلِ ذوق سر پیٹ کر رہ جائیں گے۔ آج مشنری اسکولوں میں ہمارے مغرب زدہ حضرات محض اس لیے بصرفِ زرِ کثیر بچوں کو تعلیم دلواتے ہیں کہ ان کے آلاتِ صوت انگریزی الفاظ کو اصل لہجے میں ادا کرنے کے لیے شروع ہی سے تیار ہو جائیں۔ اسی کا تقاضا عربی زبان بھی کرتی ہے جو ہماری دینی زبان ہے۔ خصوصیت سے قرآن جو کلام الٰہی ہونے کے لحاظ سے انتہائی تقدس رکھتا ہے اور ساتھ کے ساتھ بلند ترین ادبی شکوہ کا حامل ہے اپنے پڑھنے والوں سے حُسنِ ادا کا مطالبہ کرتا ہے۔ قرآن کا حق جہاں یہ ہے کہ اسے سمجھ کر پڑھا جائے وہاں یہ بھی ہے کہ اسے سنوار کر پڑھا جائے۔ قرآن کو معیاری عربی لہجے کے مطابق سنوار کر پڑھنے کی رہ نمائی جس علم سے حاصل ہوتی ہے اس کا نام تجوید ہے۔ پیشِ نظر رسالہ اسی علم کے لیے خاص ہے۔ اور اردو زبان میں مبتدیوں کو رہ نمائی دینے کے لیے سادہ انداز میں لکھا گیا ہے۔ اس کا مطالعہ عام لوگوں کے لیے مفید رہے گا۔

انجمن حروف القرآن کا بنگلہ لٹریچر

مرتب و ناشر: انجمن حروف القرآن، مشرقی پاکستان۔

بنگلہ زبان داخلی طور پر دو بڑی شاخوں میں منقسم ہے۔ ایک شاخ پوری طرح ہندوانہ خرافیات (Mythology) اور کلچر کی ترجمان ہے۔ اور دوسری شاخ وہ ہے جس نے مسلم فکر و تمدن کے اثرات اپنے اندر جذب کیے ہیں۔ بنگال کی قسمت کو بگاڑنے کے لیے جو سازشیں انگریزی دور سے چلی ہیں اور جن کے تحت ہندوؤں نے سیاسی و معاشی غلبے کے زور سے تعلیم اور ادب کے دائرے میں اپنا تسلط جمایا ہے، ان کا نتیجہ یہ رونما ہو کے رہا کہ بنگلہ کی ہندو شاخ فضا میں خوب پھیلی اور اس نے مسلم شاخ کے نشو و ارتقا کو روک دیا۔ مسلم شاخ علما اور مذہبی خاندانوں اور دیہات میں باقی تو رہی لیکن تعلیم اور ادب کے دائرے سے اسے خانہ بدر کر دیا گیا۔ ماضی قریب میں کچھ درد مند مسلمانوں کو اس نقصان کا احساس ہوا اور خاص طور پر پاکستان بننے کے بعد ان میں یہ تحریک رونما ہوئی کہ وہ ہندو بنگلہ کے تسلط سے نکلیں اور مسلم بنگلہ کو پروان چڑھائیں لیکن مقابلے میں نہایت مضبوط طاقت کے ہونے اور اپنی حکومت سے

© rasailojaraid.com